روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 14 فروری 2000ء - 7 ذی قعدہ 1420 ہجری - 14 تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 36

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے (-) خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اس کی اطاعت اور فرماں برداری کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب مشترک تھا۔ آپ کو جو ملتا تھا پہن لیتے اعراض نہ کرتے تھے جو کپڑا پیش کیا جاوے اسے قبول کر لیتے تھے لیکن آپ کے بعد بعض لوگوں نے اسی میں تواضع دیکھی کہ رہبانیت کی جزو ملا دی۔ بعض درویشوں کو دیکھا گیا ہے کہ گوشت میں خاک ڈال کر کھاتے تھے۔ ایک درویش کے پاس کوئی شخص گیا اس نے کہا کہ اس کو کھانا کھلا دو اس شخص نے اصرار کیا کہ میں تو آپ کے ساتھ ہی کھاؤں گا آخر جب وہ اس درویش کے ساتھ کھانے بیٹھا تو اس کے لئے نیم کے گولے تیار کر کے آگے رکھے گئے اس قسم کے امور بعض لوگ اختیار کرتے ہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو اپنے باکمال ہونے کا یقین دلائیں مگر (دین) ایسی باتوں کو کمال میں داخل نہیں کرتا (دین حق) کا کمال تو تقویٰ ہے جس سے ولایت ملتی ہے جس سے فرشتے کلام کرتے ہیں خدا تعالیٰ بشارتیں دیتا ہے ہم اس قسم کی تعلیم نہیں دیتے کیونکہ (دین) کی تعلیم کے منشاء کے خلاف ہے قرآن شریف تو کلوا من الطیبٰت۔ (المومنون: 52) کی تعلیم دے اور یہ لوگ طیب عمدہ چیز میں خاک ڈال کر غیر طیب بنا دیں۔ اس قسم کے مذاہب (دین حق) کے بہت عرصہ بعد پیدا ہوئے ہیں یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اضافہ کرتے ہیں ان کو (دین) سے اور قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ خود اپنی شریعت الگ قائم کرتے ہیں۔ میں اس کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوہ حسنہ ہیں ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، آپ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 386-387)

شکر کا ایک طریق

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور پھر دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب ان اللہ یحب)

"ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام"

حضرت مسیح موعود، بانی سلسلہ احمدیہ کا مندرجہ بالا عارفانہ مصرعہ جو زیب عنوان کیا گیا ہے خدا کے فضلوں کے اس سدا بہار درخت کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ربِ کائنات نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا اور جس کے بے شمار پھل اور پھول تازہ بتازہ اب بھی ہر چشم بصیرت دیکھ رہی ہے۔ مگر یہاں اس کی صرف ایک دلکش اور روح پرور جھلک حضور کے عہد مبارک کے آخری ایام سے دکھلانا مقصود ہے۔ اخبار "بدر" (مورخہ 23 مئی 1907ء صفحہ 8'9) "آمد تحائف" کے زیر عنوان رقمطراز ہے۔

یکم مئی 1907ء کے تازہ الہام یاتیک تحائف کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر اس کا ظہور ہونے والا ہے اس واسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ کچھ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار میں جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت میں ایسے طور سے پہنچتے ہیں کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک میں کوئی شئے بھیج دیتے ہیں اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تھا کھولا تو اس میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہیں ہوا اور بعض دوست یہاں آتے ہیں اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہیں کبھی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نباہنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ اس جگہ سب سے اول خان صاحب عبدالمجید خان افسر بگھی خانہ کپورتھلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے گزشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کش کیا ہے۔ خان صاحب اپنے علاقہ سے نہایت محنت اور تلاش کے بعد ایک بھینس اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور میں لائے ہیں۔ حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت لینے سے انکار کیا اور عرض کیا۔

حضور کی نذر ہے اور اس نیت سے میں لایا ہوں خان صاحب اپنے مرحوم والد محمد خاں صاحب کی طرح حضرت کی محبت میں گداز اور سچے مخلص ہیں۔

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 87

کلاس نمبر 272
ریکارڈ شدہ 19-اپریل 97ء

لاالٰہ کے نغمے

آج کی نشست میں حضور انور ایدہ اللہ نے مسٹر راویل صاحب جو کہ ایک مخلص اور فدائی رشین احمدی ہیں (بی بی سی پر رشین زبان میں خبریں بھی پڑھتے ہیں) کو ارشاد فرمایا۔

آپ یوں کریں جس طرح ہم نے ہر زبان میں لاالٰہ الااللہ کا نغمہ سنا ہے آج صبح ہی ایک اور زبان کا اضافہ ہوا ہے وہ ہے ترکی زبان۔ آیا امینہ نے بچوں کو ترکی زبان میں لاالٰہ الااللہ سکھایا ہے۔ یہ بہت اچھا بہت ہی پیارا نغمہ ہے۔ ہم حیران ہو گئے سارے۔ اسکے بعد ترکی نغمہ بچوں نے سنایا۔ حضور بھی ساتھ ساتھ لاالٰہ الااللہ دھراتے رہے۔ اور خوشی سے مسکراتے بھی رہے۔

اسکے بعد حضور نے راویل صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ آپ بھی رشین زبان میں ایک نغمہ بنائیں جس میں لاالٰہ الااللہ آتا ہو۔ طرز بھی بنائیں۔

فرمایا۔ جلسے پر مزہ آئے گا جب بہت ساری زبانیں بولنے والے اپنے اپنے رنگ میں لاالٰہ الااللہ کے نغمے پڑھیں گے۔ آپ تو چوٹی کے شاعر ہیں ماشاء اللہ بہترین۔ آپ کو تو میوزک کا بھی پتہ ہے۔ بنائیں ایسا کہ مزہ آجائے۔

عثمان چینی صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ آپ نے بھی بنایا ہے کہ نہیں۔ تیار کریں ہو زبردست۔ غانا والوں نے تو پہلے ہی بہت اچھا نغمہ تیار کیا ہوا ہے۔ آپ بھی بنائیں۔ تا کہ ساری دنیا میں احمدی مارک Mark ہو جائے لاالٰہ الااللہ کے نغموں کے اوپر۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا مبارک ذکر کرنا ہے۔

عیدالاضحیہ کے موقع پر حضرت ابراہیمؑ کی یاد زندہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ عراق میں ایک مقام جسکا نام اُور ہے وہاں پیدا ہوئے۔ وہیں بڑے ہوئے وہاں سے پھر ہجرت کر کے شمال کی طرف گئے پھر فلسطین کے علاقے میں بھی گئے پھر Egypt میں بھی گئے (یعنی مصر میں)

پھر جب خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تو اپنے بچے اور حضرت ہاجرہ کو لیکر خانہ کعبہ کی تلاش میں نکلے۔ حضرت ابراہیمؑ پیدل بہت پھرتے رہے ہیں۔ اس زمانے میں لوگ بہت مضبوط ہوتے تھے۔ اس علاقے کے گدھے بھی بہت مضبوط ہوتے ہیں ہمارے گھوڑوں کی طرح تیز چلنے والے۔ گدھے یا خچر پہ بیٹھ کے یا پیدل۔ لوگ ہزاروں میل سفر کر لیتے تھے۔

پس حضرت ابراہیمؑ اپنے بیوی بچوں کو لیکر اسطرح سفر کرتے رہے۔ مگر اس وقت انکی مذہبی کہانی آپ کو بتاتا ہوں۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اپنا پیار ڈال دیا تھا اور توحید الٰہی یعنی ایک خدا کو مانتے تھے۔ آپ کا سارا خاندان مشرک تھا۔ ماں باپ اور دوسرے خاندان کے افراد شرک کرتے تھے۔ بت انہوں نے بنائے ہوئے ہوتے تھے۔ انکی پوجا کرتے تھے۔ سارا شہر آپکی ساری بستی بتوں کو سجدے کرتی تھی۔

آپ چار ہزار سال پہلے پیدا ہوئے۔ بعض ساڑھے تین ہزار سال کہتے ہیں بعض ساڑھے چار بھی کہتے ہیں مگر اندازاً اتنا ہی وقت ہے۔

بت پرستی سے نفرت

جب آپ بڑے ہوئے تو آپ کے دل میں بتوں کے خلاف ایسی نفرت پیدا ہوئی کہ انہوں نے اپنے باپ سے جھگڑنا شروع کیا۔ کہ جنکو تم ہاتھوں سے بناتے ہو انکی پوجا کرتے ہو تم لوگ کس چیز کی پوجا کرتے ہو۔

نہ تمہیں فائدہ دیں نہ کوئی نقصان دیں۔ بہت غلط کام کر رہے ہو تم لوگ۔

تو بعض دفعہ باپ ناراض ہو کر کہتا تھا تم نے زندہ رہنا ہے کہ نہیں۔ تمہیں میں سخت سزا دوں گا اگر ایسی باتیں کرو گے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام ذرا نہیں ڈرے۔ شہر میں گلیوں میں مشہور کر دیا کہ میں تمہارے بتوں سے کچھ کرنے والا ہوں۔ سب کو بتا دیا۔ ایک دن جب سب لوگ اِدھر اُدھر تھے مندر خالی تھا موقعہ پا کے۔ سارے بت توڑ دیئے سوائے ایک کو جو بڑا تھا۔ جو سب سے بڑا بت تھا اسکو خالی رکھ دیا۔

جب لوگوں کو پتہ لگا تو ہجوم کر کے غصے سے لوگ دوڑے دوڑے آئے تو ابراہیمؑ سے پوچھا کہ کس نے کیا ہے؟

انہوں نے کہا یہ تمہارا بڑا ہے اس سے پوچھو۔ بَلْ فَعَلَهُ اس کو کسی نے کیا ہو گا۔ اور اسکو اس طرح بھی پڑھتے ہیں کہ اسکو اس نے کیا ہو گا جو بڑا ہے۔

اس سے پوچھو نہیں فرمایا۔ جو گرے ہوئے ٹوٹے ہوئے بت پڑے ہیں ان سے پوچھو۔

پُرحکمت کلام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

اب یہ بہت دلچسپ بات ہے عام طور پر تو آدمی کہتا ہے اس نے کیا ہے۔ بے شک اس سے پوچھ لو۔ کہا کیا اس نے ہے پوچھو ان سے جو ٹوٹے پڑے ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ یہ بات تو بظاہر ٹھیک نہیں لگ رہی۔

اس سے پتہ چلتا ہے قرآن کریم کتنی گہری حکمت کا کلام ہے۔ جو شخص جرم کرے وہ اپنے خلاف تو گواہی نہیں دے گا اور ٹوٹے ہوئے کیوں گواہی دیں گے وہ تو دے ہی نہیں سکتے۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے انکو انکی دو غلطیاں سمجھا دیں۔

جب بت پرستوں کو جو بتوں کو پوجتے ہیں ان سے پوچھیں یہ پتھر جو تم نے خود گھڑا ہے اسکی عبادت کرتے ہو۔ وہ جواب میں کہتے ہیں کہ نہیں انکا اوپر ایک خدا ہے۔ یہ اسکی صرف شکل ہے۔ تو اگر خدا الگ انکا زندہ موجود تھا تو اسکی بے عزتی ہوئی ہے اسکو توڑا گیا ہے۔ اسکو چاہئے تھا کہ انکی طرف سے بولتا۔ نہ پتھر بول سکتے ہیں نہ انکا کوئی خدا پیچھے ہے۔ بلکہ کچھ بھی حیثیت نہیں۔

ایک تو اسمیں یہ حکمت تھی۔ دوسرے یہ بتانا تھا کہ میں نے اس کے سامنے سب کو توڑا ہے اس میں تو بتانے کی بھی طاقت نہیں۔ لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ اس سے پوچھو۔ پوچھو گے تو بتا نہیں سکتا۔ نہ مجھے روک سکا اور نہ تمہیں بتا سکا۔ اسکی عبادت کرتے ہو۔ تو بہت گہری حکمت کی باتیں حضرت ابراہیمؑ فرمایا کرتے تھے۔

غلط الزام

بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اس مضمون کو سمجھا نہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کے متعلق جو کہانیوں کی کتابیں لکھی ہوئی ہیں ان میں یہ جھوٹا الزام لگاتے ہیں۔ کہ اس موقع پر حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ بول دیا۔ حالانکہ اس نے نہیں توڑا تھا۔ آپ نے توڑا تھا۔ گویا ڈر کے مارے اپنی جان بچانے کیلئے جھوٹ بول دیا۔

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ یہ الزام بالکل جھوٹا ہے اور اسکی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس سے پہلے ابراہیمؑ نے سب کو بتا دیا تھا۔ کہ میں کروں گا۔ تو جو ڈرپوک ہو وہ خود کیوں بتاتا پھرے سب کو۔ یہ دلیل تھی اور سمجھانے کا ایک طریقہ تھا۔ حضور نے سمجھاتے ہوئے ایک مثال دی۔ لوگ کہتے ہیں کہاں گیا۔ کہتے ہیں زمین کھا گئی یعنی اگر کوئی پیچھے ہی پڑ جائے کہ بتاؤ کہاں گیا۔ کہاں گیا تو کہتے ہیں زمین کھا گئی کیا یہ جھوٹ ہے؟ ہرگز نہیں مطلب یہ ہے کہ زمین تو نہیں کھا سکتی۔ اس لئے غائب ہو گیا مجھے کیا پتہ کہ کہاں گیا۔

زمین سے پوچھ لو۔ یہ کہنے کا طریقہ ہوا کرتا ہے۔ دلیل بہت مضبوط ہوتی ہے۔

ہر بات جو خلاف واقعہ ہو جھوٹ نہیں ہوا کرتی۔ بعض دلیلیں ہوتی ہیں ایسی۔ جو بات ہوئی ویسی نہیں لیکن دلیل کے طور پر وہ نام لیا جاتا ہے یہ بتانے کیلئے کہ تمہاری بات میں اور تمہاری دلیل میں کوئی جان نہیں ہے بے عقلی کی بات ہے۔

تو حضرت ابراہیمؑ نے انکو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں تو توڑوں گا پھر جب کہا اس نے توڑا تو مراد یہ تھی کہ دیکھ لو یہ نہیں توڑ سکتا۔ اگر یہ توڑ سکتا ہے تو تم میری بات مانو گے؟ تم تو کبھی بھی نہیں مانو گے۔ اسکا مطلب ہے تم جھوٹے ہو اس بت میں کچھ بھی نہیں ہے۔

چنانچہ وہ لوگ اکٹھے ہوئے اور قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے سر جھکا لئے۔ کہ دلیل ٹھیک پکی دے گیا ہے۔ ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے لیکن انہوں نے کہا اپنے بتوں کی طرفداری ضرور کرنی ہے۔ آج اگر ہم نے بتوں کی حمایت نہ کی تو ابراہیم جیت جائے گا اور بت سب ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے اسکو آگ میں ڈالو۔ اور لوگوں کے سامنے اسکو آگ میں جلا دو۔ یہ فیصلہ کیا گیا۔

حضرت ابراہیمؑ نے اس پر یہ تو نہیں کہا تھا کہ میں نے نہیں کیا تھا بت نے کیا تھا۔ مان گئے کہ ٹھیک ہے۔ سمجھانے کی خاطر کی تھی وہ بات۔

یہ آپ کا طریق اور جگہ بھی اسی طرح کا تھا۔ آپ کی دلیل بڑی مضبوط تھی۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ابراہیمؑ کو خود بڑی مضبوط دلیلیں سکھائی تھیں۔ فرمایا۔

اگر یہ جھوٹ ہے تو کیا اللہ میاں نے جھوٹ سکھایا تھا؟ یہ طریقہ ہے ایک دلیل کا۔ ثبوت مضبوط چیز۔ اس کا جواب کوئی نہیں۔

اب بت جن کے ٹوٹے تھے انکے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ یہ مان ہی نہیں سکتے تھے کہ یہ بت نے توڑا ہے۔ اور جب نہیں مان سکتے تھے تو ماننا پڑا کہ یہ بے جان ہے اس میں طاقت ہی کوئی نہیں اور جو ٹوٹ گئے ہیں انکا کوئی پیچھے خدا نہیں ہے۔ ورنہ وہ انکی حفاظت کرتا وہ ہمیں جواب دیتا۔ تو جب آگ کا انہوں نے منصوبہ بنایا کہ انکو آگ میں پھینک دیں گے تو حضرت ابراہیمؑ نے کوئی بھی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی۔

آگ گلزار بن گئی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے یہ کہا کہ

اے آگ اس ابراہیم پر نہ صرف ٹھنڈی ہو جا بلکہ امن کی جگہ بن جا۔

اور ابراہیم کو آگ جلا نہیں سکی۔ اسکے متعلق یہ بھی کہتے ہیں کہ جلانے لگے تو بارش ہو گئی آندھی آگئی۔ آگ ٹھنڈی پڑ گئی۔ ایک یہ بھی تشریح ہے۔

ایک یہ ہے کہ مخالفت کی آگ کو خدا نے ٹھنڈا کر دیا۔ ان لوگوں پر حضرت ابراہیمؑ کا رعب بیٹھ گیا۔ اور وہ منصوبہ بنا نہیں سکے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ یہ اپنی جگہ درست لیکن اگر واقعتہً ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا اور ابراہیم بچ نکلا تو یہ ممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پیدا کی ہے وہ اپنی مخلوق کو حکم دے تو اسکی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا سب قانون ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا اگر اس کہانی پہ شک ہے تو مجھے آگ میں ڈال کر دیکھ لو۔ مجھے خدا نے فرمایا ہے۔

"آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے"

اسلئے آگ مجھے بھی نہیں جلا سکے گی۔ اس زمانے میں اتنا بڑا دعویٰ حیرت انگیز۔ جبکہ لوگ جلانے پر تیار بیٹھے تھے۔ آپ کمزور تھے۔ قادیان میں معمولی سے چند احمدی تھے اس زمانے میں۔

مولانا رحمت علی صاحب

حضرت مسیح موعود نے کتنی بڑی بات کی ہے

باقی صفحہ 7 پر

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

اَلْوَصِیَّۃ

صفحات

یہ رسالہ روحانی خزائن جلد نمبر20 کے صفحہ نمبر299 تا ص332 کل 34 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تصنیف

یہ رسالہ دسمبر1905ء کی تصنیف ہے۔

وجہ تصنیف

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود نے وہ تمام الہامات درج فرمائے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ جس کی وجہ سے جماعت کے افراد کو سخت پریشانی اور کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے حضور نے احباب جماعت کی تسلی کے لئے یہ رسالہ تصنیف فرما کر احباب جماعت کو چند نصائح فرمائیں۔ جیسا کہ خود حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔"

خلاصہ مضامین

(1) اس کتاب میں حضور نے اپنی وفات سے متعلق الہامات درج فرماتے ہوئے اپنے بعد خلافت کے قیام کی خوشخبری دی ہے۔ اس کتاب میں حضور نے منشائے الٰہی کے مطابق بہشتی مقبرہ کے قیام اور اس میں دفن ہونے والوں کے لئے ہدایات و شرائط بیان فرمائی ہیں۔

(2) اس رسالہ کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی ہے جو بعد میں شائع کیا گیا جس میں حضور نے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے سلسلے میں بیس ہدایات درج فرمائیں۔ یہ تمام قواعد بابت بہشتی مقبرہ اس میں درج ہیں۔ آخر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پہلے اجلاس منعقدہ 29 جنوری 1906ء کی تفصیل بھی مرقوم ہے جو نظام وصیت کے بارے میں ہے۔

حضور نے اس رسالہ میں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے چند بنیادی شرائط کا بھی ذکر فرمایا ہے جو خلاصۃً حسب ذیل ہیں:۔

(1) پہلی شرط یہ ہے کہ ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف (مقبرہ کی زمین، احاطہ درخت پانی وغیرہ۔ ناقل) کے لئے چندہ داخل کرے۔

(2) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت (دین) اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔

(3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف (احمدی) ہو۔

(4) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

(ص20 تا22)

قدرت ثانیہ کا قیام

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ (ص305)

رضائے الٰہی

اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ (ص307)

تقویٰ

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ (ص307)

توحید

اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔ (ص308)

زندہ خدا

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ (ص309)

ابتلاؤں کی حکمت

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ (ص309)

شرم کی بات

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دے دیتے ہیں اور بعض اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں میں نے دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے پھر (فرمانبرداروں) کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ (دین حق) کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص615)

مکرم ناصر احمد قمر صاحب

اگر پڑوسی تمہاری اچھائی کے متعلق گواہی دے تو تم اچھے ہو (حدیث نبوی)

ہمسایوں سے حسن سلوک

انسان کے قرب و جوار میں رہنے والا یا بود و باش رکھنے والا ہر فرد ہمسایہ کے نام سے موسوم ہے۔ جس شخص کا گھر جس قدر قریب ہوگا اسی قدر وہ دوسرے ہمسایوں کی نسبت قابل ترجیح ہوگا۔ اور حقوق ہمسائیگی کے لحاظ سے بھی دوسروں پر فائق ہوگا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں۔ اگر میں تحفہ بھیجنا چاہوں تو کس کو بھیجوں؟ فرمایا۔ جس کا گھر قریب تر ہے وہی تحفہ کا زیادہ مستحق ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب حق الجوار فی قرب الابواب)

حسن سلوک کی تاکید

ہمسایہ انسانی معاشرے کا ایک ممتاز اور نہایت اہم حصہ ہے۔ اس لئے دین نے اس اہم حصہ کے ساتھ حسن سلوک کا بار بار حکم دیا ہے۔ اور حق یہی ہے کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور محبت و الفت کا معاملہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے آپ کو انسانیت کے مقام سے گرا لیتا ہے۔ کیونکہ انسان ایک متمدن مخلوق کا نام ہے۔ اور ہمسایہ تمدن کا ایک لازمی اور ضروری حصہ ہے۔ اس لئے باہمی تعلقات کی بہتری اور مضبوطی کے لئے اور اس معاشرہ کو جنت نظیر بنانے کے لئے دین ہمسایوں سے حسن سلوک کا بڑی شد و مد کے ساتھ حکم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ

حضرت جبریلؑ نے اس شدت اور تکرار کے ساتھ مجھے ہمسایوں سے حسن سلوک کی تلقین کی ہے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید وہ اسے وراثت میں ہی حقدار قرار دے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار)

پس اس تاکیدی حکم کے بعد ہمارا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ سے حسن سلوک کا معاملہ کریں۔ اس کے آرام اور سکون کا خیال رکھیں۔ اس کے دکھ درد کے تدارک کے لئے جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں۔ اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے اہل و عیال کا خیال رکھیں اور ان کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آئیں اور ان کے آرام و سکون کے لئے ہر ممکنہ مدد کریں۔

آنحضرتؐ کو ہمسایوں کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ تم جب گھر میں کوئی سالن پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کر لیا کرو تاکہ بوقت ضرورت وہ تمہارے پڑوسی کے کام آئے۔ بلکہ تم ہدیہ کے طور پر کچھ سالن پڑوسی کو بھجوا دیا کرو۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب الوصیۃ بالجار)

انسانی اخلاق کا اصل معیار

انسان کے اخلاق کا اصل معیار وہ سلوک ہے جو وہ اپنے ہمسایہ سے کرتا ہے کیونکہ ہمسایہ اس کے قرب میں بستا ہے اور ہر وقت اس سے معاملہ پڑتا ہے۔ بار بار باہم تعاون کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور دور دراز سے آنے والے اور کبھی کبھی ملنے والوں کے ساتھ تو انسان بڑے تکلف کے ساتھ پیش آتا ہے۔ ان کی خوشامد کرتا ہے۔ اور تکلف کے ساتھ وقتی طور پر اچھے اخلاق کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس کی ہر ممکن خاطر مدارت کرتا ہے۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ اس کا دن رات کا واسطہ ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ تکلف نہیں چل سکتا۔ اگر تکلف کرنا بھی چاہے تو وہ صرف چند دن کا کھیل ہوتا ہے۔ اور بہت جلد انسانی اخلاق عریاں ہو کر اپنی اصلی صورت میں ظہور کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث میں درج کرتا ہوں۔

کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت رسول اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! مجھے کس طرح معلوم ہو کہ میں اچھا کر رہا ہوں یا برا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے پڑوسی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم بڑے اچھے ہو تو سمجھو کہ تمہارا عمل بہت اچھا ہے۔ اور اگر تمہارے پڑوسی تمہیں برا کہیں تو سمجھ لو کہ تمہارا طرز عمل برا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب الثناء الحسن)

دیکھئے کتنا پیارا اور پر حکمت جواب ہے۔ کہ ہمسایہ کی گواہی تمہارے اخلاقی معیار کو ثابت کرتی ہے۔

اسی طرح ایک اور موقع پر خیر الوریٰ محمد مصطفیٰؐ فرماتے ہیں کہ

اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ اچھا ہے۔ اور اللہ کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی حق الجوار)

ہمسایہ کو ہدیہ بھجوانا

تحفہ و ہدیہ، محبت و الفت کی فضا قائم کرتا ہے۔ اور باہمی تعلقات کو مضبوط اور بہتر بناتا ہے۔ اس لئے حضرت رسول اکرمؐ نے تحائف بھجوانے اور قبول کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

رسول اکرمؐ تحائف کو قبول فرماتے اور اس سے بہتر تحفہ لوٹاتے تھے۔ ہمسایوں سے حسن سلوک کے ضمن میں بھی اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور خاص طور پر عورتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ کسی چیز کو حقیر نہ سمجھیں۔ اور ادنیٰ سی چیز بھی اپنے ہمسایہ کے ہاں تحفۃً بھجوائیں اور ہمسایہ کا بھی فرض ہے کہ ان کے جذبات کی قدر کریں اور حقیر تحائف کو بھی بڑی محبت اور خوشی سے قبول کریں۔ اور کسی کی دل شکنی نہ کریں۔ اس سلسلہ میں ایک دفعہ حضرت رسول اکرمؐ نے مسلمان عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا

اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لئے کوئی تحفہ بھیجنا حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ تحفہ بکری کے کھری کیوں نہ ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارۃ لجارتہا)

دیکھئے محمد مصطفیٰؐ کی کمال فراست کہ عورتوں کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتنا پیارا ارشاد فرمایا ہے۔

حسن معاشرت ایمان کا حصہ ہے

ہمسایہ سے حسن سلوک کا نہ صرف رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا بلکہ اسے ایمان کا ایک جز قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں۔

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو کوئی دکھ اور تکلیف نہ پہنچائے۔ اسی طرح ایسے شخص کو چاہئے کہ مہمان کی تکریم کرے۔ اور ہمیشہ بھلائی اور نیکی کی بات کرے ورنہ خاموش بیٹھا رہے۔

(بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر)

اسی طرح دوسری حدیث میں فرمایا

واللہ لا یومن تین دفعہ فرمایا کہ خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا! جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔

(بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یومن جارہ بوائقہ)

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ نے ہمسایہ کے حقوق سے متعلق کس قدر زور دیا ہے۔ ہمیشہ ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا از حد ضروری ہے۔ ہمسایہ کے ساتھ محبت و الفت کا معاملہ کیا جائے۔ اور اپنے ہاتھ سے یا زبان سے یا گھریلو برتاؤ سے اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اور اس کی خیر خواہی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہئے۔ روزمرہ گھریلو استعمال کی چیزیں عاریتاً دینے میں وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

ایک لطیف حکایت

کہتے ہیں کہ ایک نادار اور مفلس شخص کو حج بیت اللہ کا بہت شوق تھا۔ اس مقصد کے لئے اس نے کئی سال روپے جمع کرنے میں گزارے۔ یہاں تک کہ اس کے پاس حج کے لئے رقم کا بندوبست ہو گیا۔ اور اس نے حج بیت اللہ کے لئے تیاری شروع کی۔ اسی دوران اس کے پڑوس سے ایک دن گوشت پکنے کی خوشبو آئی۔ تو اس کی بیوی نے جو علیل تھی اپنے بیٹے کو ان کے ہاں گوشت لانے کے لئے بھیجا۔ ہمسایوں نے جواب دیا کہ بیٹا! یہ گوشت تمہارے لئے حرام ہے جبکہ ہمارے لئے حلال ہے۔ اس عجیب جواب کو سن کر اس شخص نے اپنے ہمسایوں سے ماجرا دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہم کئی دن سے بھوکے ہیں۔ یہاں تک کہ حالت غشی تک پہنچی۔ اس حالت میں ہم ایک مرے ہوئے گدھے کا گوشت لے کر آئے اور اسے پکایا۔ اس لئے اضطراراً ہمارے لئے تو یہ گوشت حلال ہے اور تمہارے لئے حرام۔ یہ سن کر وہ شخص بہت پریشان ہوا۔ اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ تو بڑا بدبخت ہے۔ تیرا ہمسایہ بھوک میں مبتلا ہے اور تجھے کچھ ہوش نہیں۔ چنانچہ وہ اپنے گھر گیا اور جمع شدہ پونجی اپنے ہمسایہ کے حوالے کی اور کہا مجھے افسوس ہے کہ میں تم سے غافل رہا۔ اب اس سے اپنی ضروریات کو پورا کرو۔ چنانچہ ایک روبخدا شخص نے اس سال خواب میں دیکھا کہ کسی کا حج قبول نہیں ہوا۔ سوائے ایک شخص کے۔ اور حیرت والی یہ بات ہے کہ وہ شخص حج میں شامل بھی نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ بزرگ تلاش کے بعد اس شخص کے پاس حاضر ہوا۔ اور سارے واقعہ سے آگاہی پائی اور بہت خوش ہوا۔ دیکھئے اس حکایت میں پڑوسی کی مدد کر کے اس شخص کو کتنا بڑا انعام ملا۔

دنیا میں امن کا قیام

مختصراً یہ کہ اگر پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے احکامات کو وسعت دی جائے تو تمام قوموں اور ملکوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ قوموں اور ملکوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کے ساتھ باہمی تعاون اور احسان کا معاملہ کریں۔ حق یہ ہے کہ دنیا میں امن تبھی قائم ہو سکتا ہے۔ جب قومیں اور حکومتیں بھی اپنے آپ کو اخلاقی قوانین کی پابند سمجھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چند ہی دن کی جدائی ہے یہ مانا لیکن
بدمزہ ہو گئے یہ دن بخدا تیرے بعد!
یہ دعا ہے کہ جدا ہو کے بھی خدمت میں رہوں
زندگی میری رہے وقفِ دعا تیرے بعد!
(درعدن)

مسلم سائنسدان

راجہ برہان احمد طالع صاحب

ابن الہیثم - بابائے نوریات

Founder of Optics

"......خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کے نازل ہونے کے بعد علم کا زمانہ آ جائے گا۔ لوگ مختلف علوم کے ماہر ہوں گے۔ مگر باوجود اس کے یہ کتاب دنیا میں قائم رہے گی اور پڑھی جائے گی...... اس پیشگوئی کے بعد کیا عرب اور کیا دوسرے ممالک ان میں علم کا اتنا رواج ہوا کہ اس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں مل سکتی......

......قرآن کریم کے نازل ہونے کے بعد جن علوم سے وہ ہزاروں سال سے ناآشنا چلے آ رہے تھے ان سے وہ آشنا ہوئے اور وہ ساری دنیا کے علوم کے حامل بن گئے۔ یونانی علوم کی کتابوں کے انہوں نے ترجمے کئے اور پھر ان کے ترجمے یورپ میں گئے...... مسلمانوں نے ایسے علوم ایجاد کئے جو پہلے نہ تھے۔ مثلاً علم الاخلاق، علم النفس، سائنس کے متعلق علوم......"

(فضائل القرآن از حضرت مصلح موعود ص 56-57)

کن کن صاحبان علم کا نام لیا جائے۔ کن کن کے کارنامے گنوائے جائیں۔ فہرست طویل اور جگہ مختصر وہ زمانہ تھا۔ ابن الہیثم، جابر، خوارزمی، رازی، البیرونی، بو علی سینا، عمر خیام، الکندی اور ابوالوفاء کا۔ ہر ایک نے علم کے اتنے چراغ روشن کئے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ ایک عالم علم کے کتنے میدانوں کا شہسوار ہو سکتا ہے۔

750ء سے 1100ء عیسوی کا زمانہ مسلم تاریخ کا ایک روشن باب، علم کی چکا چوند، ایک علمی انقلاب کا باب جو یقیناً حیران کن ہے۔

دور حاضر میں سائنس کی تمام ترقیات کا سہرا پرانے زمانے کے ان عظیم سائنسدانوں اور محققین کے سر جاتا ہے، جنہوں نے ابتدا میں سائنس کی بنیادیں مضبوط کیں۔ یہ محض خدا کا فضل و احسان ہے کہ شروع دور کی اکثر ایجادات اور تحقیقات مسلمان سائنسدانوں اور محققین کے سر جاتی ہیں۔ انہیں میں سے ایک عظیم نام ابن الہیثم ہے۔ جن کا تعارف پیش خدمت ہے۔

نام و نسب

ابن الہیثم، جو آج بھی اہل سائنس کے لئے جانا پہچانا نام ہے، کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ ابن الہیثم کا پورا نام ابو علی الحسن ابن الحسین ابن الہیثم ہے۔ اہل یورپ میں اپنے ذاتی نام الحسن سے مشہور ہے، جسے انہوں نے بگاڑ کر الہازن AL-HASEN بنا دیا ہے۔ لیکن عربی کتب میں اسے ہمیشہ اس کی کنیت ابن الہیثم سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ابن الہیثم کو امام بصریات اور بابائے نوریات کے القابات سے بھی یاد کیا گیا ہے۔

ولادت

ابن الہیثم 965ء بمطابق 354ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے۔ بصرہ وہ شہر ہے جس نے بڑے نامور اور مشہور ہستیوں کو جنم دیا۔ بصرہ کو ابن الہیثم پر اتنا ہی ناز ہے جتنا کہ صقلیہ کو ارشمیدس پر، اسکندریہ کو بطلیوس پر اور انگلستان کو نیوٹن پر۔

حالات زندگی

ابن الہیثم نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ ملازمت میں گزارا۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ دربار میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھا۔ اس نے مصر میں خلیفہ الحاکم کے دربار میں مقام پایا۔ خلیفہ الحاکم کا دور حکومت 996 تا 1021ء ہے۔ اس نے خلیفہ کے سامنے ایک منصوبہ پیش کیا کہ دریائے نیل پر ایک مستحکم بند باندھا جائے تاکہ اس کے سیلاب پر جو کافی حد تک نقصان دہ ہوتا ہے قابو پا کر برساتی پانی سے آب پاشی کی جائے، لیکن جب وہ دریائے نیل کی آبشاروں تک پہنچا، تو بعض مشکلات کا احساس کر کے اس نے یہ منصوبہ ترک کر دیا۔ خلیفہ کے غیظ و غضب سے بچنے کے لئے اس نے اپنے آپ کو دیوانہ مشہور کر دیا۔ اور کسی طرح سے مصر سے باہر چلا گیا۔ الحاکم کی وفات کے بعد اس نے قاہرہ میں سکونت اختیار کی اور یہیں مرتے دم تک رہا۔

ایک اور رائے یہ بھی ہے کہ ابن الہیثم نے مصر سے جانے کے بعد عمر کا حصہ اندلس میں ہی گزارا۔ البتہ وفات سے کچھ عرصہ قبل وہ قاہرہ واپس آ گیا اور 1039ء میں وفات پائی۔ بعض کتب میں ابن الہیثم کا سن وفات 1038ء بھی لکھا ہوا ہے۔

عادات و خصائل

ابن الہیثم بچپن ہی سے بہت ذہین اور متلون مزاج تھا۔ ساری زندگی بہت قناعت پسندی سے گزاری۔ کتاب "حکمائے اسلام" حصہ اول ص 280 پر آپ کا ایک واقعہ یوں درج ہے کہ

"جب وہ مصر سے بھاگ کر شام میں آیا تو وہاں کے ایک امیر کے یہاں قیام کیا۔ جس نے اس کو بہت سامال و دولت دیا۔ لیکن ابن الہیثم نے کہا کہ میرے لئے ایک دن کا گزارا۔ ایک لونڈی اور ایک خادم کافی ہے۔ اس لئے جو رقم ایک دن کے گزارے سے زائد ہوگی۔ اگر میں اس کو روک لوں گا۔ تو تمہارا خزانچی ہوں گا اور اگر خرچ کر دوں گا تو تمہارا مہتمم اور وکیل ہوں گا، لیکن اگر ان دونوں کاموں میں مشغول ہو جاؤں تو میرے علم کے کام میں کون مشغول ہو گا۔"

اس کے بعد صرف اس قدر رقم قبول کی جو اس کے ضروری خرچ اور متوسط لباس کے لئے کافی تھی اور اس زہد و قناعت کے ساتھ زندگی بسر کر دی۔

اسی طرح آپ کا ایک اور واقعہ دُرّۃ الاخبار ص 56 پر یوں درج ہے کہ

"ایک بار سمعان کا ایک امیر جس کا نام سرخاب تھا۔ اس کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا۔ ابن الہیثم نے کہا کہ میں تو تم سے اجرت لوں گا اور اس کی اجرت کی مقدار سو اشرفی ماہانہ ہوگی۔ امیر نے اس اجرت کو قبول کر لیا۔ تو ابن الہیثم نے کہا کہ اپنا مال واپس لے لو۔ مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے تو اس اجرت کے ذریعہ تمہارے شوق کا تجربہ کرنا چاہا...... یاد رکھو کار خیر کے انجام دینے میں اجرت، رشوت اور ہدیہ کوئی چیز نہیں ہے۔"

اسی طرح مرتے وقت ابن الہیثم کے الفاظ آپ کے اخلاق کی عکاسی کرتے ہیں اور سیرت کا ایک روشن پہلو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ ابن الہیثم نے مرتے وقت کہا

"اے خداوندا! تیری ہی طرف لوٹتا ہے۔ تیرے اوپر میں بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔" اس کے بعد مر گیا۔

تالیف و تصنیف

ابن الہیثم بچپن ہی سے علم و فن کا شائق تھا اور عمر بھر تصنیف و تالیف میں مصروف رہا۔ اس کی شہرت اگرچہ عام طور پر علم ریاضی میں ہے، لیکن وہ منطق اور علم طب میں بھی کافی دستگاہ رکھتا تھا۔

ابن ابی اصیبعہ نے ابن الہیثم کی تقریباً دو سو تصنیفات کے نام گنائے ہیں۔ ان میں سے 25 کتابیں ریاضی پر 44 طبعی فلسفے پر اور مابعد طبیعات پر ہیں۔ ابن الہیثم کی مشہور کتاب "کتاب المناظر" کو آج بھی یورپ میں بطور نصاب کے پڑھایا جاتا ہے۔ اصل کتاب تو نایاب ہے البتہ اس کے لاطینی ترجمے پر ہی انحصار کیا جاتا ہے۔

کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک دقیق النظر ریاضی دان ہے۔ جو اول سے آخر تک تصورات اور واقعی مظاہر کی تحلیل کی کوشش کرتا ہے۔

"کتاب المناظر، ابن الہیثم کا شاہکار ہے۔ یہ طبیعات کی ایک مشہور شاخ روشنی پر دنیا کی پہلی جامع کتاب ہے۔

(نامور مسلمان سائنسدان از پروفیسر حمید عسکری ص 434)

اس کے علاوہ آپ کی چند مشہور کتب یہ ہیں۔

1- شرح اصول اقلیدس (علم حساب کے متعلق جامع کتاب)

2- شرح مجسطی اور اس کی تلخیص (علم حساب کے متعلق)

3- الکتاب جامع فی اصول الحساب۔ 4- تحلیل مسائل ہندسیہ 5- الحساب الہندی۔ 6- رسالہ فی طبعۃ العقل۔ 7- کتاب فی المساحۃ۔ 8- مقدمۃ الامور الہندسہ وغیرہ

ابن ابی اصیبعہ ابن الہیثم کی ایک اور خصوصیت کے بارے میں ایک یہودی طبیب یوسف الفاسی کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ ابن الہیثم اعلیٰ درجے کا نقل نویس بھی تھا۔ یہ اس کا معمول تھا کہ وہ ہر سال تین کتابوں کی نقلیں تیار کرتا اور ان کو فروخت کر کے حاصل شدہ رقم سال بھر کی ضروریات کی کفالت کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ابن الہیثم نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا اور اپنے وقت کے تمام علوم پر دسترس حاصل کرنے کی سعی کی۔ اس نے کس حد تک ان علوم پر دسترس حاصل کی۔ اس کا جواب اس کے عظیم کارنامے دیتے ہیں۔

ابن الہیثم کے کارناموں کا بیان ایک الگ کتاب چاہتا ہے۔

سائنسی خدمات

ابن الہیثم نے بصریات و علم مناظر میں جتنی خدمات سر انجام دی ہیں۔ شاید ہی کسی سائنسدان نے ایسی سر انجام دی ہوں اور آپ کے نظریات ہی جدید سائنس اور ایجادات کا موجب بنے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ آپ نے ہی بصریات کے جدید نظریات کی بنیاد رکھی۔ صرف کمی یہ تھی کہ اس زمانہ میں ایسے آلات نہیں

تھے کہ آپ کے نظریات کو عملی طور پر پیش کیا جاتا۔

سینما اور کیمرہ

ابن الہیثم وہ پہلا شخص ہے، جس نے اس نفسیاتی نکتے کی تحقیق کی کہ "باری باری لیکن تسلسل کے ساتھ مرتب ہونے والے خیالات ایک مستقل اور مسلسل خیال کی تشکیل کرتے ہیں۔" سینما کے پردے پر اسی اصول کے مطابق مختلف مناظر ایک مسلسل منظر کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر اس دور میں تصویر کے سلسلے میں استعمال ہونے والے کیمیائی آلات دریافت ہو گئے ہوتے تو سینما کی ایجاد آج سے نو سو سال قبل ہی ہو گئی ہوتی۔

درحقیقت کیمرہ آپ نے ہی ایجاد کر دیا تھا۔ آپ نے اس اصول کو عملی طور پر صحیح کر دکھایا کہ جب روشنی کی شعاعیں کسی باریک سوراخ سے گزر کر کسی پردے پر پڑتی ہیں تو وہ اس پردے پر اس جسم کا الٹا عکس ترتیب دے دیتی ہیں۔ جس سے نکل کر وہ آ رہی ہوتی ہے۔ یعنی آپ نے کیمرہ کے تمام لوازمات اکٹھے کر دیئے تھے۔ مشکل امر صرف یہ تھا کہ بننے والے عکس کو کیسے محفوظ کیا جا سکے اور صرف یہی چیز بعد میں سائنسدانوں نے آپ کے بیان کردہ اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے معلوم کی اور کیمرہ وجود میں آگیا۔

آنکھ کے کام کرنے کا طریق

آنکھ کی بناوٹ کے متعلق ارسطو اور دی مقراطیس نے نظریات پیش کئے جو بالکل ادھورے اور نامکمل تھے۔ انہوں نے صرف یہاں تک بتلایا کہ آنکھ اس طرح چیزوں کو دیکھتی ہے کہ مرئی چیز کی شعاعیں آنکھ کی پتلی پر پڑتی ہیں اور وہ نظر آنے لگ جاتی ہے۔ اور یہ ایک بالکل ہی سطحی سا نظریہ ہے، لیکن ابن الہیثم نے جو نظریات آنکھ کے متعلق پیش کئے وہ صرف جدید ہی نہیں بلکہ موجودہ سائنس کے لئے اب تک مشعل راہ ہیں ابن الہیثم نے کہا کہ وہ شعاعیں جو شے مرئی سے نکلتی ہیں آنکھ کے پہلے پردے پر پڑتی ہیں۔ یہاں سے منحرف ہو کر اور ایک نقطہ پر جمع ہو کر وہ ایک دوسرے پر پڑتی ہیں۔ جہاں اصل سے مرئی کا خیال (Image) بنتا ہے۔ پھر یہ خیال عصب بصری کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے اور دماغ شے مرئی کو محسوس کر لیتا ہے۔

خورد بین

آپ نے یہ بھی خیال پیش کیا کہ اگر کسی چیز اور آنکھ کے درمیان محدب عدسہ رکھا جائے تو وہ چیز بڑی ہو کر دکھائی دیتی ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہہ دینا بہتر ہوگا کہ آپ نے دنیا کے سامنے سادہ خوردبین کا فارمولا رکھ دیا اور اس نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کے دور میں خوردبین بنائی گئی اور اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے خوردبین میں مزید جدت پیدا کی گئی جو آج کی دنیا میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

آپ نے کشش ثقل۔ ولاٹی اور چیزوں کی کثافت وغیرہ کے متعلق بھی تحقیق کی اور آپ نے قوانین انعطاف کی تشریح بھی کی۔ پھر آپ نے علم طبیعات کی بنیاد عموماً اور بصریات کی بنیاد خصوصاً رکھی اور اس موضوع پر مستقبل میں تحقیق کے لئے آنے والے سائنسدانوں کے لئے رستہ ہموار کیا۔

سورج گرہن

آپ ہی وہ پہلے مسلمان سائنسدان ہیں جنہوں نے یہ دریافت کیا کہ سورج گرہن کیسے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ سورج گرہن کی سائنسی وجوہات معلوم کرنے میں ایک عرصہ تک ناکامی کے بعد بالآخر ابن الہیثم نے یہ دریافت کیا کہ سورج گرہن چاند کے زمین اور سورج کے مابین حائل ہونے سے واقع ہوتا ہے۔

ابن الہیثم۔ جید ترین علماء طبیعات میں سے

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحبؒ (نوبل انعام 1979ء) نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا "ابن الہیثم (جنہیں یورپ والے الہیزن کہتے ہیں (1039ء۔965ء) کا شمار دنیا کے جید ترین علماء طبیعات میں ہوتا ہے۔ علم البصر یعنی آپٹکس میں ان کے تجربات اعلیٰ ترین معیار کے تھے اور ان سے علم میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ ان کا مشاہدہ تھا کہ "روشنی کی کرن جب کسی واسطہ یا فضا سے گزرتی ہے تو ایسا راستہ اختیار کرتی ہے جو سب سے آسان اور سب سے جلد طے ہو سکتا ہو۔" ابن الہیثم کے اسی مشاہدہ کو سینکڑوں برس بعد فرما نے نور کے سفر کے کم سے کم وقت والے اصول کے نام سے پیش کیا۔ یہ ابن الہیثم ہی تھا جس نے سب سے پہلے مادہ کے جمود کا تصور دیا جو کافی بعد میں نیوٹن کے حرکت کے پہلے قانون کے نام سے مشہور ہوا۔ راجر بیکن کی تصنیف "اوپس میجیس" کا پانچواں جز گویا ابن الہیثم کے علم البصر کی نقل ہے۔"

(سائنس اور رجحان نوص 191)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ "ابن سینا (980ء......1037ء) یہ مانتے تھے کہ نور کا اخراج محدود رفتار سے جلنے والے درخشاں ذرات سے ہوتا ہے۔ ان کو حرارت، قوت اور حرکت کی فطرت کی سمجھ بھی تھی۔ ان کے ہمعصر اور تاریخ میں عظیم ترین ماہرین طبیعات میں سے ایک ابن الہیثم (ALHAZEM) (1039ء- 965ء) نے نوریات میں تجربات کے علاوہ بتایا کہ کسی وسیلے میں نوری کرن آسان ترین اور تیز تر راستہ اختیار کرتی ہے۔ اس طرح انہوں نے فرما (FERMAT) کے کمترین وقت کے اصول کو پیشگی اندازہ کر لیا تھا اسی طرح ان کو استمرار (INERTIA) کے قانون کی سمجھ بھی تھی جو آگے چل کر نیوٹن کا حرکت کا پہلا قانون بن گیا۔ انہوں نے انعطاف کے عمل کی تشریح دو وسائل کے درمیان کی سطح سے "نوری ذرات" کے گزرنے پر، ان کی میکانکی حرکت کی شکل میں کی۔ یہ قوتوں کے مستطیل کے مطابق تھا۔ اسی طریقہ کار کو نیوٹن نے دوبارہ کھوجا اور اس کی تشریح کی۔"

(سائنس اور رجحان نوص 237)

☆☆☆☆☆☆

آسام

بنگلہ دیش، برما اور تبت کے درمیان واقع شمال مشرقی بھارت کی ایک ریاست۔ اس کا رقبہ 84'899 مربع میل ہے۔ دارالحکومت شیلانگ ہے۔ مشہور دریا دریائے برہم پتر ہے۔ یہ مرطوب آب و ہوا کا علاقہ ہے۔ بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ پیداوار میں چاول، چائے، پٹ سن اور کپاس وغیرہ اہم ہیں۔ مسلمانوں کے عہد حکومت میں یہ علاقہ کامروپ کہلاتا تھا اور مسلمان سلطنت میں کئی مرتبہ شامل کیا گیا۔ کئی صدیوں سے یہ علاقہ برما کی طرف سے ہونے والے حملوں کی زد میں رہا۔ 1826ء میں یہ برٹش انڈیا کا حصہ بنا۔ 1947ء میں آزادی ہند کے موقع پر اس کا ایک حصہ سلہٹ مشرقی پاکستان میں شامل ہوا جو 1971ء میں بنگلہ دیش میں چلا گیا۔ 1962ء میں چین نے اس پر حملہ کیا۔ 1963ء میں ناگالینڈ کا قیام عمل میں آیا۔

آسام میں احمدیت

آسام میں احمدیت حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں ہی پہنچ گئی تھی۔ اور منی پور آسام سے بعض احباب نے قادیان تشریف لا کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آسام کا ذکر تاریخ احمدیت میں اس طرح محفوظ ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ منی پور آسام کے دور دراز علاقہ سے دو (غیر احمدی) مہمان حضرت مسیح موعود کا نام سن کر حضور کو ملنے کے لئے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا لیکن ان خدام کو اس طرف توجہ نہ ہوئی تو وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آ جائے گی۔ ان تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ مگر جب حضور کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو حضور نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا ان کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو گئے حضور اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے گئے کہ قادیان سے دو اڑھائی میل پر نہر کے پل کے پاس انہیں جا لیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے آنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہو سکے اور حضور انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آ گئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر ان کا سامان اتارنے کے لئے حضور نے خود اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضور ان کے پاس محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانے وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور جب تک کھانا نہ آگیا حضور ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو حضور نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر ان کے سامنے بڑی محبت کے ساتھ پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستہ والی نہر تک چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ گئے اور اپنے یکہ پر سوار ہو کر واپس تشریف لائے۔ (رفقائے احمد جلد 4)

الزبتھ بیرٹ براؤننگ

○ انگریزی زبان کی شاعرات میں الزبتھ بیرٹ براؤننگ کا مقام بہت بلند ہے۔ اس کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی لیکن بچپن سے ہی اس نے شاعری شروع کر دی اور 13 برس کی نوعمری میں اس کی نظموں کا پہلا مجموعہ شائع ہوا۔ جوانی میں ایک حادثہ کی وجہ سے اس کی صحت متاثر ہوئی لیکن اس نے اپنی اس بیماری کے وقفہ کو بھی شعر و شاعری کے لئے وقف رکھا۔

1844ء میں اس کی نظموں کا مجموعہ The Cry of the Children شائع ہوا جس سے اسے مشہوری حاصل ہوئی۔ 1846ء میں اس نے انگریزی کے ایک شاعر رابرٹ براؤننگ سے شادی کی اور ان دونوں نے اٹلی میں رہائش اختیار کی۔ الزبتھ کا حسین شعری مجموعہ Sonnets from the Por-Tuguese اسی شادی کے پہلے سالوں کی محبت کی یادگار ہے۔ اور یہ اس کا سب سے زیادہ مقبول اور مشہور شعری مجموعہ ہے۔

اس عظیم انگریزی شاعرہ کا انتقال فلورنس (اٹلی) میں 30۔ جون 1861ء کو ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

اور اسکی آزمائش انڈونیشیا میں ہوئی۔ اور بھی جگہ بہت ہوئی۔ لیکن انڈونیشیا میں بہت بڑے مزے کے طریقے سے ہوئی۔ انڈونیشیا میں ہمارے مربی تھے مولوی رحمت علی صاحب۔ بڑے فدائی اور عاشق اور اتنی دیر تک وہاں رہے۔ اتنی دیر بعد آئے کہ بیوی بوڑھی ہو چکی تھی (انڈونیشیا اتنی دور تو نہیں ہے مگر اس زمانے میں بہت دور لگتا تھا اتنے پیسے لگتے تھے کہ جماعت غریب تھی انکو بلا نہیں سکتی تھی) اسکے کالے بال سفید ہو چکے تھے بچہ بڑا ہو گیا تھا جوان اور پہچانتا نہیں تھا کہ کوئی باپ بھی ہوتا ہے بہت دردناک طریقے پر انہوں نے قربانیاں دی ہیں جماعت کیلئے جس محلے میں وہ تھے اسکے ایک کنارے پر ان کا گھر تھا سارا لکڑی کا محلہ تھا لکڑی کا بنا ہوا (یہاں جو ہوتے ہیں مکان انگریزوں کے پرانے طریقے کے وہ پتھر کی بجائے لکڑی کے بنتے ہیں) ایک طرف سے آگ لگی اور ہوا اس طرف چل پڑی جس طرف ان کا گھر تھا اور اتنی تیزی سے آگ پھیلی ہے کہ بہت سے زندہ جل کے مر گئے۔ افراتفری پڑ گئی اور لوگ اکٹھے ہو کے گھروں کو خالی کرا رہے تھے سامان باہر پھینک رہے تھے اور مولوی صاحب کے پاس بھی احمدی پہنچ گئے مولوی صاحب ہم آپ کا سامان نکالتے ہیں انہوں نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہا گیا یہ دیکھو آگ اتنی تیز ہے بہت تیز بھڑک رہی ہے ہوا ادھر کی آرہی ہے انہوں نے کہا نہیں حضرت مسیح موعود کا الہام ہے "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے" میں تو سچا غلام ہوں اس آگ کو اجازت نہیں ہے کہ مجھے جلائے۔ اور گھر میں بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ ہمسائے کا گھر جل گیا اور شعلے اس طرف بڑھ رہے تھے تو آوازیں دے رہے تھے احمدی۔ خدا کے لئے مولوی صاحب نکل جائیں۔ انہوں نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا کے لئے میں کبھی بھی نہیں نکلوں گا خدا نے خود کہا ہے آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ اچانک اسی آندھی کے سر پر چڑھا ہوا ایک بہت بڑا گھنا بادل تھا لوگوں کو پتہ نہیں تھا وہ آگ جب ان کی دیوار سے ٹکرانے ہی لگی اتنی تیز بارش ہوئی اتنی تیز کہ جل تھل بھر گئے اور انکی دیوار کو سینک بھی نہیں لگا۔ ابراہیم علیہ السلام پر جو شک کرتے ہیں لوگ کہ کیسے ہو سکتا ہے آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے غلاموں نے بھی یہ معجزہ دکھایا ہے آگ لازماً ٹھنڈی ہوئی ہے مخالفت کی آگ تھی وہ بھی ٹھنڈی ہو گئی۔ آپ سلامتی سے نکل گئے۔ اور اگر وہ دوسری آگ تھی وہ بھی ٹھنڈی ہو گئی۔ طوفان آیا ٹھنڈی ہوئی یا ویسے خدا نے بجھا دی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام بچپن سے ہی بہت بہادر اور قربانی دینے والے تھے یہ واقعہ جو ہے نا آگ والا یہ آخر پہ ہوا ہے اس سے پہلے ان کے مناظرے بھی ہو چکے تھے اور جو مناظرے کرتے تھے اپنی قوم سے وہ بہت زبردست مناظرے تھے۔ اس کی مثال انشاء اللہ آپ کو اگلی کلاس میں دوں گا۔ ابراہیم کی کہانی جو ہے وہ بہت مزے کی اور بہت لمبی کہانی ہے انشاء اللہ یہ کہانی اگلی کلاس میں مکمل کریں گے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ وکالت دیوان لکھتے ہیں۔ مکرم چوہدری عبدالحئی صاحب طاہر آف کنری پاک سندھ حال دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2000-1-1 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "دانیال احمد تیمور" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب انور مرحوم آف کنری پاک سندھ کا پوتا اور مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب سدھو آف شریف آباد (نبی سر) سندھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر، ذہین و فہیم اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ بنت شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب مرحوم لاہور کا نکاح مکرم اسد ندیم بھٹی صاحب ولد خلیل احمد بھٹی آف جرمنی سے مبلغ پانچ ہزار جرمن مارک حق مہر پر قرار پایا۔ مکرم مولانا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے 4۔ دسمبر 99ء کو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں نکاح کا اعلان فرمایا۔
اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ مبارک فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری بشارت احمد چیمہ صاحب مال آمد تحریر کرتے ہیں۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب گوندل ابن چوہدری علی محمد صاحب گوندل مرحوم جو کہ ازرفقاء حضرت مسیح موعود ساکن گوٹھ احمدیہ نزد بچاؤ بند پتھورو ضلع عمر کوٹ سندھ نے مختلف عوارض میں کئی ماہ مبتلا رہ کر اپنی جان مولائے حقیقی کے سپرد کر دی۔

مرحوم خاکسار کی والدہ مرحومہ کے ماموں زاد اور چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ مرحوم درویش قادیان کے داماد تھے۔ آپ مکرم ممتاز احمد صاحب چیمہ امیر ضلع خیرپور میرس سندھ کے بہنوئی تھے۔

مرحوم نے اپنے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد سلیم اختر صاحب چاہ میراں لاہور کا بھتیجا عزیز منظور احمد عرصہ 10 سال سے مرگی کے مرض میں مبتلا ہے۔ تمام جسم اکڑ گیا ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ آج کل مرض شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ نازیہ صاحبہ بنت رانا جاوید احمد صاحب ڈرائیور (مرحوم) گلی نمبر 2 مہدی محلہ گوجرہ کا چھت پر سے گر جانے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ گلزار احمد صاحب ساکن کریم نگر فیصل آباد کا ایک حادثہ میں شدید ایکسیڈنٹ ہو گیا دائیں ٹانگ دو جگہ سے فریکچر ہو گئی۔ الائیڈ ہسپتال کے عثمان وارڈ میں ان کا آپریشن ہو گیا ہے۔ ان کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہے شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان برائے
رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان

○ قارئین وایجنٹ صاحبان کی خدمت میں اطلاعاً یہ اعلان ہے کہ فروری کا رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان شائع نہیں ہو سکا۔
(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان)

☆☆☆☆☆

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

کشمیر میں مداخلت کرنا پڑے گی

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے کہا ہے کہ دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ کو امن کے فروغ کیلئے کشمیر سمیت پاک بھارت تنازعات اور دیگر عالمی معاملات میں ملوث ہونا ہی پڑے گا۔ امریکی کانگرس کو اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری فوجی و سیاسی حیثیت اس امر کی متقاضی ہے کہ علاقائی سلامتی کے فروغ کے لئے کردار ادا کیا جائے۔ جنوبی ایشیا کے استحکام کا دارومدار پاکستان اور بھارت کے باہمی تعلقات پر ہے۔ اس مقصد کے لئے دونوں ملکوں کو اپنے ایٹمی میزائل، کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے معاملے میں احتیاط کا دامن تھامنا ہوگا۔

امریکہ نے اشارہ دے دیا ہے

سابق بھارتی وزیراعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن پاکستان جائیں گے۔ امریکہ نے اشارہ دے دیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسز میڈلین البرائٹ کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ دورے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ بھارت کو صدر امریکہ کے دورے سے زیادہ امیدیں نہیں رکھنی چاہئیں۔

کلنٹن کا دورہ پاکستان

بھارتی سیکرٹری خارجہ للت مان سنگھ نے کہا ہے کہ امریکی صدر پاکستان گئے تو بھارت میں عوامی ردعمل ہو سکتا ہے۔ امریکی صدر کا دورہ بھارت سی ٹی بی ٹی سے مشروط ہے نہ کسی مراعات کے خواہاں ہیں۔ ابھی مذاکرات کا ایجنڈا طے نہیں ہوا۔ لیکن توجہ نئے تعلقات پر ہوگی۔ مسئلہ کشمیر پر تبادلہ خیال خارج از امکان نہیں۔ لیکن کشمیر پر توجہ نہیں ہوگی۔

یہاں مزے لوٹنے کا خیال دل سے نکال دیں

افغان طیارے کے مسافروں کو برطانوی وزیر نے مشورہ دیا ہے کہ وہ یہاں پر رہ کر مزے لوٹنے کا خیال دل سے نکال دیں۔ یاد رہے کہ طیارے کے مسافروں نے برطانیہ سے سیاسی پناہ کی درخواست کی ہے۔ دریں اثناء برطانیہ میں مسافروں کو پناہ دیئے جانے کے معاملہ پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ کنزرویٹو پارٹی نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ برطانیہ کو نرم دل میزبان ملک نہ بنائے۔ اس پارٹی کے رہنما ولیم ہیگ نے اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ وہ جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کریں گے۔

جنیوا کنونشن کی دھجیاں

روسی فضائیہ نے جنیوا کنونشن کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ جانبازوں کے ٹھکانوں پر پہلی مرتبہ 5۔ ٹن وزنی بم گرائے گئے۔ روسی جنگی طیاروں نے شدید ترین بمباری کی۔ آتم کالے اور سرجن یورٹ پر قبضے کا روس نے دعویٰ کرتے ہوئے پہاڑوں میں 50 ہزار فوج بھیجنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

کلنٹن جنوبی ایشیا سے دور رہیں

صدر کلنٹن کے دورۂ جنوبی ایشیا پر تبصرہ کرتے ہوئے وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کے دورۂ جنوبی ایشیا سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر صدر کلنٹن صرف بھارت کا دورہ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت کو ایٹمی طاقت تسلیم کر لیا گیا جبکہ پاکستان کا دورہ نہ کرنے کا مطلب اسے یہ احساس دلانا ہوگا کہ بھارت امریکہ کیلئے ایک اہم ملک ہے۔ امریکی صدر کیلئے مناسب ہوگا کہ وہ جنوبی ایشیا سے دور ہی رہیں تو بہتر ہوگا۔ یہ دنیا کا خطرناک حصہ ہے۔ وہ اس خطے کے اہم ترین مسائل حل کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔

شہزادہ حسن بن طلال

اردن کے سابق ولی عہد شہزادہ حسن بن طلال نے گزشتہ روز چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف سے ملاقات کی۔ شہزادہ حسن نے شاہ عبداللہ کا چیف ایگزیکٹو کیلئے نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا کہ اردن نئی پاکستانی حکومت کی پرزور حمایت جاری رکھے گا۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 12 فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 14 فروری۔ غروب آفتاب 5-56
منگل 15 فروری۔ طلوع فجر 5-26
منگل 15 فروری۔ طلوع آفتاب 6-49

اگر کلنٹن پاکستان نہ آئے

وائس آف امریکہ کی ایک خصوصی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر صدر کلنٹن پاکستان نہ گئے تو بھارت کو بدمعاشیوں کا سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔ علاقے میں کشیدگی بڑھے گی۔ مقبوضہ کشمیر کے اندر ظلم اور بربریت میں اضافہ ہوگا۔ خطے کے اہم مسئلہ کشمیر پر حقیقی حالات سے آگاہی نہیں ہوسکے گی۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ جنوبی ایشیا کے مخصوص تناظر میں صدر کلنٹن کا دورۂ پاکستان یقیناً اہمیت کا حامل ہوگا۔

پاک ایران تعلقات مستحکم کئے جائیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کے تعلقات کو مستحکم بنایا جائے۔ ایران کے قومی دن کے موقع پر صدر رفیق تارڑ اور جنرل پرویز نے اپنے بیانات میں کہا کہ ہم نے تمام شعبوں میں دو طرفہ تعاون بڑھانے کا عزم کر رکھا ہے۔

احمد آباد جانے کی تجویز مسترد کردی تھی

طیارہ سازش کیس میں استغاثے کے گواہوں کے بیانات کا سلسلہ جاری رہا چیف آف آرمی سٹاف کے پرائیویٹ سیکرٹری بریگیڈیئر ندیم تاج نے کہا کہ جنرل مشرف نے طیارہ احمد آباد میں اتارنے کی تجویز یہ کہہ کر مسترد کردی تھی کہ بھارت اسے گرا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ جنرل پرویز مشرف کی طرف سے بغاوت کرنے کا کہہ دیا گیا تھا۔ ساڑھے چھ بجے جنرل افتخار نے اطلاع دی کہ دو گھنٹے قبل آپ کو ریٹائر کردیا گیا۔ مگر فوج نے ٹیک اوور کرلیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف نے کہا تھا کہ یا افتخار۔ محمود اور عزیز سے کہو کہ کوئی ملک چھوڑ کر جانے نہ پائے۔ بریگیڈیئر ندیم نے کہا کہ فوجی ایکشن یا نواز شریف کی برطرفی پیشگی منصوبہ نہیں تھا۔

اصلی جمہوریت بحال کرنا ہوگی

وزیر خارجہ عبدالستار نے سرکاری خبر رساں ایجنسی اے پی پی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم پہلے جیسی جمہوریت کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ اصلی جمہوریت بحال کرنا ہوگی۔ آزادی کے لئے مسلح جدوجہد جرم نہیں۔ پاکستان کو دہشت گرد قرار دلوانے کا بھارتی منصوبہ ناکام ہو چکا ہے۔ انسانی حقوق کی مسلسل خلاف ورزی پر بھارت کو دہشت گرد قرار دینا چاہئے۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ایسی سرگرمیوں میں ملوث فرد یا گروپ کے خلاف ثبوت ملنے پر قانون کے مطابق سخت کارروائی کریں گے۔ احتساب کے بعد ایماندار سیاست دان سامنے آئیں گے۔ ملک کی معاشی بحالی کیلئے کچھ وقت درکار ہے۔ موجودہ خارجہ پالیسی دوستی کے استحکام اور کشیدگی کے خاتمے کے اصول پر مبنی ہے۔ تمام ممالک کے ساتھ مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں۔

دو سال میں تمام فون ڈیجیٹل

کابینہ کمیٹی برائے مواصلات کے اجلاس میں بتایا گیا کہ آئندہ دو سال میں ملک بھر کے ٹیلی فون ڈیجیٹل ہو جائیں گے۔ 5 لاکھ پرانی لائنوں کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ غیر ضروری اخراجات میں کمی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ اور الیکٹرانکس کامرس کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

معیشت میں نمو کے کوئی آثار نہیں

سٹیٹ بنک کی دوسری ششماہی کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ملکی معیشت میں پچھلے سال جو سست روی آئی تھی وہ اس سال بھی جاری ہے۔ نجی سرمایہ کاری میں بہتری کے کوئی آثار نہیں جبکہ پبلک سیکٹر میں بھی بجٹ کی مجبوریوں کے باعث سرمایہ کاری نہیں ہورہی۔

پاکستانی حالت غلط سمت

بی بی سی نے اپنے پروگرام مکتوب پاکستان میں کہا ہے کہ پاکستان کے حالات غلط سمت جا رہے ہیں۔ 1956ء میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے یہ جملہ کہہ کر آئین منسوخ کردیا اور کہا یہ ملک کو ایک طاقتور قیادت فراہم کرنے کی ضمانت نہیں بن سکتا۔ پارلیمانی نظام کی بجائے صدارتی نظام ہونا چاہئے۔ اس لئے 62ء کا دستور نافذ ہوا۔ دوسرے فوجی حکمران جنرل محمد یحییٰ خان نے 62ء کا دستور منسوخ کرکے انتخابات کرائے اور سیاست دانوں سے کہا کہ 120 دنوں میں اگر پارلیمانی انداز کا آئین تیار نہیں کیا گیا تو آئین ساز اسمبلی کالعدم قرار دے دی جائے گی۔ آئین میں صدر بااختیار ہونا چاہئے۔ یحییٰ خان نہ صدر رہے اور نہ انہوں نے آئین بننے دیا۔ تیسرے فوجی حکمران جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ آئین 12 صفحات کی ایک کتاب ہے جسے جب چاہیں پھاڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے ایسا تو نہیں کیا لیکن 1973ء کے آئین کے سرورق کے بعد تمام صفحات بدل دیئے اور اختیارات وزیراعظم کی بجائے صدر کے پلڑے میں چلے گئے۔ چوتھے فوجی حکمران جنرل مشرف نے کہا ہے کہ آئین میں تبدیلی کیلئے ایک کمیشن کی تشکیل خارج از امکان نہیں۔

مری میں برفباری

مری میں جمعہ کو شروع ہونے والا برفباری کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے جاری رہا۔ جسکی وجہ سے تقریباً نو انچ برف مزید پڑ چکی ہے برفباری کی وجہ سے مری کا درجہ حرارت منفی دس ہوگیا ہے۔ برفباری سے سرینگر جموں ہائی وے بند کردی گئی۔ مانانوالہ میں شدید دھند اور پھسلن سے حادثات میں ایک طالب علم ہلاک اور 42 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ لاہور سمیت متعدد علاقوں میں بارش کا سلسلہ تیسرے روز بھی جاری رہا۔ ٹھنڈی ہواؤں سے سردی بڑھ گئی ہے۔

نئی فلور ملوں پر پابندی

حکومت نے نئی فلور ملوں کے قیام پر 10 سال کیلئے پابندی لگادی ہے۔ پنجاب حکومت کا گندم کی فراہمی پر روزانہ دو کروڑ روپے کا خرچہ ہوتا ہے۔ گذشتہ سال کے دوران قائم ہونے والی 77 ملوں سے تعداد 514 ہوگئی ہے۔ فلور ملیں حکومتی نرخناموں پر آٹا بازار میں فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

نااہلی کا امکان

قومی احتساب بیورو کے معطل قومی اسمبلی کے ایک سو سے زائد ارکان کی جانب سے انتخابات کے دوران اپنی آمدنی و اخراجات و اثاثہ جات کے غلط گوشوارے داخل کرانے کے ثبوت مل گئے ہیں جنکی بنیاد پر مذکورہ معطل ارکان قومی سیاست کیلئے نااہل قرار دیئے جائیں گے۔

ہائی جیکر زیادہ دہشت گرد

کسٹم انسپکٹر کی وردی میں طیارہ اغوا کرنے کی نیت سے لاہور ائیرپورٹ پر داخل ہونے والے دہشت گرد مسلح شخص کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے تین ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ کسٹم افسروں کی وردی میں ملبوس 4 مسلح افراد جعلی سرکاری نمبر پلیٹ والی گاڑی میں ائیرپورٹ پہنچے۔ عملے نے مشکوک سمجھ کر کارڈ طلب کیا تو ملزم پکڑا گیا۔

پنجاب میں فوڈ سٹمپ کا آغاز

پنجاب حکومت آج سے صوبہ بھر میں فوڈ سٹمپ سکیم شروع کررہی ہے۔ اس سکیم کے تحت مستحق افراد کو اپنی درخواستیں اسسٹنٹ کمشنروں کے دفاتر، میونسپل کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں میں جمع کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ درخواستوں کے ساتھ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی لگانا ضروری ہوگی۔ 3500 سے زائد آمدنی رکھنے والے افراد فائدہ نہیں اٹھاسکیں گے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار مبشرہ واحد اہلیہ منیر احمد صاحب نے اپنا نام تبدیل کرکے مبشرہ احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

مبشرہ احمد 13/2 دارالیمن غربی ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اب نئی ورائٹی کے ساتھ
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ ☎04524-213158
FAX: 0092-4524-213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر اینڈ سنز (آف شیخوپورہ)

رقبہ و باغ برائے فروخت
موضع کوٹ امیر شاہ ملحقہ ربوہ میں بہترین جنت نظیر موقع پر واقع تقریباً 13 ایکڑ مختلف اقسام کے پھلوں سے آراستہ باغ اور ملحقہ تقریباً 10 ایکڑ زرعی اراضی جس میں 4 ایکڑ آباد اور 6 ایکڑ غیر آباد بھی برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ ربوہ۔ راجہ رفیق احمد۔ فون 04524-771
رابطہ چنیوٹ۔ نادر علی زیدی 0466-334839
رابطہ لاہور۔ طاہر زیدی
042-7463801-7461596

تمام ورائٹی بے بی سائیکل اور نئے سائیکل دستیاب ہیں۔ نیز جھولا، پنگھوڑا واکر، بچہ سائیکل اور پرام
نور سائیکل ورکس
چوک یادگار۔ ربوہ فون 999
پروپرائٹر۔ عبدالنور ناصر

8 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ ائیرکنڈیشنر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ۔ انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

CPL No. 61